

لهم إنا نسألك حلاوة ريح جهنم

لَهُ شَكِيرٌ مَرْدَقَيْ وَمُرْتَقَيْ  
وَأَرْدَمْ وَمُرْدَمْ وَلَعْنَهُ كَبُونْ

**ذَرْهَدْهَرْيٌ** = سَيِّدُ الْجَمَادِيَّةِ  
**وَلِينٌ** = سَيِّدُ الْأَطْمَىِ الْمَرْوَىِ

Regd - No. L 1981

Phone No. 22948

Phone No. 2294

# TAMEER-E-HAYAT

(FORTNIGHTLY)

DARULULOOM NADWATULULAMA LUCKNOW (INDIA)

دار العِلم وَ نَكْرَهُ الْعِلْمَاءِ كَمَا يَتَّقَدِّمُ كَرْدَهُ لِصَابَّاهُ

القرآن والروايات

از سلادا الالمیں ہن رہی  
اے اسلامی تائیق، ہم انسانی خشیوں، بینوستان کی اسلامی تائیق اور  
اسکو۔ وہ متعلق اسیق، اسلام اور بینوستان لی تائیق کا خلاصہ، مشہود تھی  
وہ مارف نیویات ماند اور پھری مذاہلہ آنکے دیں، اسکی کوشش کی  
گئی ہے۔ ان سبق درجی سنت سے غالباً تجزیہ اور کسی اپنے تحریر احتجتت کی طرف رہی  
کہا ہو، مارس ہوئی کل یعنی تعداد نے اس کو، اعلیٰ تقاضہ کیا ہے۔

مَكَانُ الْمَكَنِ مَكَانُ الْجَوَافِ

جی بہاں مارس میں کمپوئے علاج و اعلیٰ نوونگی ہیں، پر جانوروں کو ایک دا اس سلسلہ  
بندوق کا لب کا صرف و تھکی رانی لتا ہے اتنے کئی سال، تین و نیمیت لیسا تو منابت  
نہیں رکھتی، یا اسی بات کے لئے نظرپول کیلئے صرف و تھکلائیا تھا اس کے  
کریکا کامن کر دیا ہے اور اسی دل کیلئے مدیر والٹر، مدیر التدوین و تھکی ایک، و تھکل  
والاعلم کے فتح، مولانا مفتکہ ہے، مولانا امجد الداہدی مفتکہ، مولانا عین اللہ  
ندوی اور توب کیا ہے۔

مذکوّر است

از مولانا احمد دیکن ندوچہ  
اس کتاب میں مشتمل تھے ان مبارز اور شہروں کا آنکھاب کیا ہے جذبائیں  
اوہ نظم کی بیانات کیسا تحریریں و اخلاقی تربیت کا امکانیں سلتائیں اور اسلامی ہدایات پر  
کرنے کی معاون نہایت بہتر سلتائیں، ہرستہ کی تائی اسلام اور مستند و مساح ملزاں اللہ  
پر واللہ کی تقریک فرنگی کی لکھائی بجھول زبان و ادبیں بھرپور نہائیں کئے ہیں  
عوامیم کے ساتھ شریود اور کلم قدمی بھی شامل ہے، مدارس اور تعلیمی یونیورسٹیں شامل  
نصاب کا نامہ

مِنْجَانِي

اگر: تخلیقات اخلاقیت علی ہے  
یہ کتاب اول کی متوسط اور مغلی و فوکن جماعتیں کے نصاب میں داخل کریں گے  
پس انصھیات کے لئے اس وقت تک اور بھرپوری کو ایسا تکاب اس کا پل ہجھیں  
پلہے، دوسرا آنارکی کا ہجھیں بٹ اس طبقے کی پڑی تعداد کے خلاف نہ کھو، الیکٹری  
لکھات، رپریاپ اور پریاں یونیورسٹیوں اور یونیورسٹی سے کامبینیون میں داخل نصاب میں  
نہ کھم کے کامبینیون میں داخل نصاب میں  
تمہری تحریکت سے اذل میرستہ میر

چندہ

سالانہ سات روپیے  
شماہی چار روپیے  
فی کاپی نیٹ پے



یکم ربیع الاول ۱۴۸۷ھ

مطابع

۱۰ جون ۱۹۶۲ء

شعبتیہ ترقی دار اسلام ندوہ اسلامیہ کہنےوں شمارہ نمبر ۱۵

## بسم اللہ الرحمن الرحیم شرق وسطی میں کیا ہوا ہے؟

شرق وسطی میں جو کچھ ہوا ہے اسکے بیچ ایک خلناک بن ٹھیک ہے، مندرجہ ذیل مطلوب میں اسکی دعافت کی کوشش کی گئی ہے، اس [ ]

[ ] سند کی اہم معلومات اور اعداد شمارہ میں متفق این الحسینی کے پڑچے فلسطین اور میرود کے بعثت روزہ اشہاب سے مدد گئی ہے۔

اسرائیل اور شام داردن کی سرحدی جھپٹپول، نہروں دار خود نے کی امباب کو شکشوں اور حیثیج عقبہ کی آزاد جہاز رافی اور اسکے ذریعہ اسرائیل کو خفیہ طور پر جملی سامان کی سپلاٹی کے بعد مشرق وسطی پر حمل کے جواب دیکھ دیکھنے چاہے ہیں اس کے اسباب دھرم کات اس سے کہیں زیادہ گہرے خلناک ہیں بختہ عام طور پر سمجھے جاتے ہیں، اسکے پیچے اسرائیل کے خداک اور خلناک مخصوص ہیں جن کی تکمیل کے بعد عرب ممالک کا وجود یہی خطرہ میں پڑ جائے گا، اسرائیل مغربی طاقتیں بالخصوص (امریکہ، برطانیہ، فرانس) کی اس معاونیں پوری حمایت اور اپنی پشاہی حاصل ہے اور یہ سب ایک لارش اور راز سربراہ ہے، اسرائیل کے ان خلناک اور توسعہ پذیرانہ منصوبوں کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

۱ - جزیرہ العرب کے بعض مخصوص مقامات پر سلطان -

۲ - نہر سوئز کے بعد ایک نئی نہر کی تعمیر جس سے نہر سوئز کی افادت داہیت ختم ہو جائے -

۳ - بحیرہ روم Red sea پر مکمل امداد -

صم - صورتِ نقاب کی آبادگاری اور ملک کی آبادگی میں اضافہ -

سچ عقبہ میں عرب چہوریہ کی اس اجازت کے بعد ہی (کہ اس سے اسرائیل کے جہاز اسی شکل کے ساتھ گزر سکے) ہیں کہ ان پر اسرائیل کا جہذا نہ ہو زیر اس میں تو جو اہمیت کا سامان نہ ہو اور ان پر سچوم جہاز رافی کا اطلاق ہو سکتا ہو (اور اسی سے اسرائیل اور خلیلی طاقتیں بالخصوص برطانیہ و امریکہ کا اس پر اصرار کر کر بھی آتی اور اس سے کم دہ کسی نیز پر راضی ہیں ہو سکے)، دراصل اسی سازش کا خاتمہ ہے جسکی بدل سامان عرب کے بیرونی ہمیں ہو سکتی، شامہ اسرائیل کی ایک شخصیتی کہ ان مخصوصوں کو ایسی ہتھیاروں کے ساتھ میں پورا کیا جائے اور عرب ممالک اپنی انکوں سے یہ سب دیکھنے کے راستے میں ہوں، اور اسکی فوجی قوتوں کے راستے میں ہوں، اور اسکی مثبت قدم نہ اٹھا سکیں -

جہاں تک سلی جیز کا انتقال ہے اسرائیل کا وجد ہی اس نشوی کے ساتھ میں آیا تھا کہ اسکی سرحدی بہت آجھے تکریں اور موقع نئے ہی اسرائیل کا پہلا کام ہے جو

کہ وہ ان سرحدوں کی اہمیت آپسے یعنی شروع کرے، اس سلسلہ میں اس کا پہلا نام تدریجی طور پر اور دوں حصے، اسے کہ اس کے بغیر اس کے اس خلیط نواب کی تعمیر کرہیں ہوں، پہلے حصے جو صدیوں سے یہودیوں کے سینہ میں پر ورش پارہ تھا یعنی خاکم بدہن میں میں (علی صاحبہ الٹ العت صلاۃ و محیی) کے ان مقامات تک رسائی بہاں پہنچ بیوہ آباد تھے، اسکے لئے اسرائیل کے سامنے صرف دو راستے ہیں ایک یہ کہ شرق اور دوں کے ذریعہ سوچی عرب میں داخلت کر کے اسکا کرو دیکھا جائے وہ سری طوف بحیرہ روم اور طوف بحیرہ اس کے بعد برہا راست میںتہ البنی ملی اللہ علیہ وسلم کی طوف رخ کیا جائے یہ شبہ اس دفت اور بڑھ جائے جو کہ دیکھنے ہیں کہ بحیرہ کاروں سے مدینہ منورہ کا فاصلہ صفر ۱۲ میل ہے، بحیرہ اس کے نہودی عرب اور عرب چہوریہ دو فوں کو دباؤ میں رکھا جائے، اور اس راستے پر افریک اسرائیل کے لئے ہے کہ آپسے آپسے امریکہ و برطانیہ کی حد سے اس پر قبضہ کر کے نہودی عرب اور عرب چہوریہ دو فوں کو دباؤ میں رکھا جائے، اور اس راستے

# نوع انسان کی کیم ایم ضرورت

اور

## انسانی تردد کی پر اس کے حسنات

ڈیسٹریبیوئریشن کی دعوت پر مولانا سید ابو الحسن علی خدا خاطلانے کی سال قبل یونیورسٹی کے طلباء اور اسائنس اور ایجاد شہر کے سامنے جو خطبات دئے تھے اسکے ایک حصہ کا ترجیح پیش کیا جاتا ہے۔ (اداگا)

سماں کو اصل ہم مذکوری مفردات | اس تذکرے  
میں اس لفظ کی مفردات آج ہر جگہ  
ہر طبق اکیڈمی اور بڑی اونلائیں سسٹم میں  
سو سو پھر ہی ہے، یورپ کی اونلائیں سسٹم  
کے نسبت سے علمی مرکز، اوقام مختلف  
دولتی شعافت کی بخش، ان سبکو اس کی  
شدید احتیاج ہے۔

اسا نیت کی بدھی اور کوچھ  
تمدن کا اصل سلسلہ دبا وجود اسے کر  
حرقی دخوشی کے سارے اسباب  
اس کے ہاتھ میں موجود ہیں) یہ ہے کہ  
اس کے قائدین نے تطہیہات نجٹت کے  
مکالمات بخواہت کی ہے اور ان جنیاں ہوں  
کہ سے پہ نیاز ہو کر تھن اور زندگی کی  
ٹکڑیں کرنا چاہتے ہیں جن کو اپنیاں لے  
رسیں نے قائم کیا تھا۔ اس کا سب  
اصل، بینی عربی خمسہ صلی اشتر علیہ  
اشتر کی عطا فرمی ہوئی ختنے استھان  
زیادہ صحیح الفاظ میں اسکیاں ہے  
کہ آج بھی زمان حال اور زبان قائل ہے  
کہ ہے ہیں کہ کیا یہ انہیں ہیں ہماری  
یا ہے ۹ یہ بددیں تہذیب و تکمیل  
کے آشتا کرنے کا زمام رکھتے ہے۔ ۹  
یک اگر بدستقی سے ہم آج ہیں  
کہ پورب داری کے بعد ایشیا کی ورنہ پڑی

بہ شعب میں اور مقابلہ کے ہر عکاذ پر اس کے لئے نہ ردا آزما اور سینہ پر ہو، خواہ نہ کمی اور استفادی شے ہوں یا علی اور طبقی، احتلاقی واجتھی ہوں یا تحری اور سیاسی اس ادارہ کے فرزندوں اور اس درس گاہ سے نکلنے والوں کا مستقل شعار اور مبنده سعفہ ہو آجپا ہے کہ وہ بجوت اور سہارج بجوت کو ہر طبقہ اور طبقہ زندگی پر ترجیح دیں، اور ہر طرز نکر اور طرز عمل اور تحدن کی ہر قسم اور انسانی معاملہ کے ہر طبقہ اور گردہ پر فوکت دیں، یہ اسکا سعفہ اور بنیادی کام، تمام علوم و خالیں کی تدریس سے اہم اور سعدیم ہے جن کا احترام سائے خارس اور اسلامی جاتی میں کیا جاتا ہے۔ اے دراصل ہمارا مستقل نفرہ اور سیاست کے لئے ہمارا شعار ہونا چاہئے، اصل مصلحت کی اور طبقی سرکرد چیخت جاہلیت اور بجوت کا محکم ہے جس کی نمائندگی اس زمانہ میں اسلام کر دیا ہے یہ اذان ابھی محکم ہے جو سیاست سے برپا ہے اور اسکے علاوہ دنیا میں جتنے سرکر ہیں وہ ظاہری اور سطحی ہیں باہر کہ یہ کہ خانہ جنگیں ہیں جس طرح ابک خاندان کے افراد کسی خصیت نہ کیے لاورثے ہیں یا جس طرح بچے ابھی کسی اور ناگھی کی وجہ سے کوئی اور ذکر نہ چھپڑے، جو اس جملہ کا تقاضا، ایمان کا فیض اور شکر و احسان شناسی کا ادبی حق ہے۔

ولما نزلنا منزلا طله اللہی اسیقا ولستانا من النور حالیاً احمد لنا طیب المکان وحسنہ منی، فتمینا انكنت الاما مانیا جامع کا انسانی مقصد اسلام میں ہر مرسرہ اور جامعہ کا اور حنفی طریق اس درس گاہ کا جو مینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قائم ہو رہی ہو اولین مقصد اور ضرب العین یہ ہونا چاہیے کہ وہ سب سے زیادہ وجہ بجوت کی اس نعمت عظیٰ کی طرف کرے جس سے بڑی کوئی نخست اشتغالی نے نازل ہی ہنس فرمائی، اس درس گاہ کو حیچ کہ وہ نعمت عظیٰ کی قدر کرے اور اس کا شکر بجا لے کی نظر کرے۔

اور اس بات کی کوشش کرے کہ وہ اس کی داعی چہارہ اور اسکی نقیب ثابت ہو اور زندگی کے اس کارزار میں جس میں جاہلیت اور بناوت دار تعداد کے جھنڈے جگہ جگہ لہرا رہے ہیں، بجوت محمدی کے جھنڈے کو خارج اور اسکے کیمپ کو دیکھ کرے اور اسی کے جھنڈے کے نیچے اپنی زندگی کا آغاز کرے اور زندگی کے باوجود دنیا اور آبادان کی ایجاد میں ستو اوپر زرگو! جس جملہ اس وقت ہم اور آپ جمع ہیں اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہماری گفتگو کا موصوع دنوت دنیا کو اسکی ضرورت اور انسانیت پر اس کے احسانات، اللہ تعالیٰ کے نزدیکیں لٹکتے کام کے عظیم تریب، مخلوق پر ان کے زبردست احسانات اور زندگی پر ان کے گھر سے اخوات کا تذکرہ کیا جائے، خاص طور پر ان سب کے امام اور حنفی، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جنکی بجوت آخری اور عمومی بجوت اور جن کی امامت ہمیشہ باقی رہنے والی نامست ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مکمل فرشتہ اور متعینہ کتاب (قرآن مجید) سے فوزا ہے اور انسانیت کی فلاح و سعادت، زمان و مکان کے اختلاف کے باوجود دنیا پر ایمان اور ان کی استباع میں سخر کر دی ہے، اور اس مقدس شہر کو ان کے دارالہجرہ اور آخرتی آرامگاہ کے طور پر انتخاب کیا ہے اور یہی وجہ سے ہے جہاں دھی درسالہ کے ذریعہ آسمان کا زمین سے رشدہ قائم ہوا۔

جس کسی کو اس پاک سر زمین میں کچھ کہنے کا موقفہ مل رہا ہو اور اس کو اعزاز حاصل ہو رہا ہو اسکو اشرے ذریعہ بیتے کہ وہ اس ذکر کے علاوہ

لیکن یہ سارا خواب جناب عتمہ کے ساتھ  
پر مختصر شد اور برو طالبیہ و امریکہ کی پیشی د  
سیفراہی اور انگلی تلحی و حسب جلا ہست کی وجہ پر  
ہے کہ اس راستے کے بند ہونے سے محض  
تجارت کا خارہ نہیں بلکہ اسکے ساتھ مستقبل  
کے درجین خواب بھی منتشر ہو جاتے ہیں جس  
کی ایک جملہ اور پیش کی گئی ہے۔

اُسرائیل میں یا مخصوص جہاز رانی کی آرڈی میں اُسرائیل  
کو جہاز رانی کی اجازت مل جاتی ہے، یا  
بڑا نہ رسل کی تجویز کے مطابق اُسرائیل  
کو اس شرط کے ساتھ عقبہ کے استعمال کی  
مکمل آزادی دیدی جاتی ہے کہ وہ عرب  
مہاجرین کے حقوق کا اعتراف کر لے  
(یادوں کے الفاظ میں انکی آراضی املاک  
کا معاوضہ دیکر اپنا پھیپھیا چھڑالے) تو اس  
کا حلاب یہ ہو گا کہ ہم نے اُسرائیل کے سامنے  
ستہلیم خم گردیا ہے، اور ہم اس کے  
منصوبوں کو روکنے سے عاجز ہیں، یا یہ کہ  
ہم اس خطروں کا ابھی پوری طرح علم اور  
احساس نہیں، جو اب ہمارے دروازے  
برداشتک دے رہے ہیں۔

ایسی طاقت سے کام لیا جائے، اگر اس  
ہو گی تو شاید مت پہلے سے کہیں گھٹ جائیں  
اور جو خطرہ مل بین آئندہ الاتھا وہ آج  
ہی پیش آجائے گا، لیکن یاد رکھنے کی بات  
یہ ہے کہ ان سب باقوں کی تکمیل اس پر  
موقون ہے کہ اسرا ایسلے کے لئے خیال  
عقیدہ کا راستہ مکمل طور پر کھلا رہے ہیں اور

اسکے پاس صحتی اور فوجی اہمیت سما  
مغربی ممالک سے بے رُک نوک مسلل  
بیوچننا ہے۔  
تیسرا چیز جس سے اسرائیل کو بہت  
وپسی ہے بھرا ہمراہ پر اس کا اقدام ہے،  
اسرائیل عبد مالک سے ہر طرف سے  
گھرا ہوا ہے، اور یہی ایک الیاد استہ  
ہے جو اسکو باقی دنیا سے ملاتا ہے، اگر  
خیل عقبہ میں اسکی آزادی برقرار رہتی  
ہے تو وہ اسکے ذریعہ اپنے مختلف مقاصد  
یصل کر سکتا ہے، متعدد نئے اور جو پڑی  
افزیشیائی ممالک میں اپنا افزودہ سونخ  
کام کر سکتا ہے، اپنی تجارت کو ترقی  
دے سکتا ہے، اور یہ سب ان اہم  
سیاسی، قومی اور فوجی نوادر و مضرمات  
کے خلاف ہے جس کا ذکر اس بھی گزرا ہے۔

## سیرت مولانا محمد علی مونگیری

﴿ مولوی سید محمد الحسینی ﴾  
﴿ من مقدمہ مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کی ﴾  
اس کتاب میں مولانا کی شخصیت  
تمام مہلوکوں کو اجاگر کرنے کے ساتھی ہی  
جیسی ہد آفرین تحریک کے قیام اور عرب  
دقاد یا نیت کے بڑھتے ہوئے سیلاں کے  
اور اس دلتکے علی، دینی اور تہذیبی پسروں  
کی احوال تصور بھی پیش کر گئی ہے۔

کتبہ کتابخانہ

تئیت میگردید، لش



# کوہ سیاحتیہ بالدن

مولانا استد البوالحسن على ندوی

کھویا ہشکر، گھنی، سب ان کو  
علیحدہ علیحدہ مرغوب ہوتا ہے

ادران کو بڑے متوق سے سخاں  
کرتے ہیں، لیکن جب ان سب  
کے اپر تجوہ کر کے مشترکا ہائے

کو باہم رئے پیں بیجاۓ  
اور اس کا نام گلاب جاسن تیبا  
جائے تو وہ بجا کتے ہیں اور

مارنے دوڑتے ہیں، ایک  
برٹے میاں تھے ان کو اس سے  
ٹھپک رکھا تو ان سے کہک ددا

چہرہ صھی رکوئی ان سے ہے ردا دادا  
خیریت ہے؟ نیکے ان کو چڑلتے  
رتے بنے اور وہ ڈنڈٹا لے کر

اُن کے پیچھے دولتے تھے، اگر  
ان سے کوئی کہتا کہ بڑے میاں

پیل میں درد تو نہیں ہے ؟  
کان میں درد تو نہیں ہے ؟  
مرد تو نہیں ہے ؟

سُرِيٰ دُور دُور دیں ہے :  
بُنگار تو نہیں ہے ؟ ہا غمہ خراب  
تو نہیں ہے ؟ تو جواب دیتے

کر تھیں: ”یعنی ہر طریقے سے اچھا ہوں، لیکن جب کوئی کہتا کہ خوب نہ ہے تو یہ آگ مگر اس سے

د حیرت ہے تو ان بیوں ہو جا  
ایک دن مولوی عبد الرحمن  
صاحب نے ان کو نیک طا اور اسی

طرح شے سوالات کئے اور جب  
انہوں نے ہر درد تکلیف کا انکار  
ہاتھ پر چیز کو قبول بتائیں۔

لے اللہ کی خاص رحمت کے متعلق  
دھنڈے ہس جی مس اکالا دفعو  
کیا تو انہوں نے کہا کہ اسی کا  
نام خیریت ہے۔ تم اس سے  
کہوں حرطتے ہو۔ بس خیرت

کانام آتے ہی دھڑکنے اور  
کہنے لگئے کہ پھر تم نے اسی کا

نام لیا۔  
یہی حال بعض پڑھے لکھوں  
لے کر الٹ کر قلم میں سکر تائیں

کا ہے دا ان لوں صوبے کے کام  
اجزاء کا علمدہ علمدہ اقرار  
ہے، نکن محمد علی صوفی سے

دھشت ہوتی ہے اور اس کے نام سے چھپتے ہیں۔ یہی جلاں سے کوئی بچا نہیں بچتا۔

رسالتِ بُوت کی ضرورت کے نائل وں اور اس کے کچھ محتفہ ہیں۔ اب خدا خود ہی آئے اور ان کو سمجھائے خدا ہی ان کا اطمینان گراتے تو ان کے اطمینان ہو، کسی کو زیرِ پیش میں پडنے کی کیا ضرورت ہے، اس پر پڑت جی مجھ پر خاموش ہو گئے اور نہ جھاگا۔	خیر مسلموں کو سمجھی اہل دارم کی دعوت دینے میں قرآن ابیسے، ہی اسلوبِ انتقای رکھتا ہے کو سلیم الطبع اور منصفت مزراً و تیزِ مسلم بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ مثلاً یہود و فصاریحی کو خطاب کر کے کہا گیا ہے۔	الی فرعون انه طغیٰ ” ا تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے مرکشی کار دیے ا اختیار کیا ہے، لیکن ہدایت کی جا رہی ہے کہ اس کے قوتِ ہضم کا الحانا لہ رکھا جائے اور اسی خوراک ز دید کی جائے جس کو برداشت نہ کر سکے، ”فقولا لد متولا	کر سیگے، لیکن اس کے محبوبہ (اسلام) سے ان کو دھشت اور ان تعليمات کے داعیِ دجائز بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو اذکار ہے جی و درستے نہ اہب کے پیرواؤں کو سمہانے کے لئے یہی طریقہ اختیار کرتا ہوں کہ ا جزاہ کو الگ الگ
---	---	--	---

رَنْ كے سامنے پیش کرتا ہوں اور  
ان سے اقرار لیتا ہوں کہ یہ سب  
لَيْتَ إِلَهٌ يَتَذَكَّرُ  
اویختی "راس سے فرائضی دینی کو  
بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ أَنْ لَا تَعْبُدُ  
قا لوا الی کلمۃ سواء  
فَرِیا ۔ ۔ ۔ فرائضی دینی کو  
عادت کے طور پر نہیں، عادت کے طور

جزاً يَعْلَمُ بِهِ مَنْ يَرِكِي  
پر کرنے پاہے۔ عادت کے مورب کیا  
کرتا شاید وہ سوچے یا اسکے دل میں خوف  
پھراں کے مجموعہ عدست و حشت  
تو روزمرہ کی غذا اور جیسیت کا تناول  
پیدا ہو)

بُشِّرِیں پڑھوں ہے کہ میرے بُشِّرِیں پڑھوں ہے  
کہ میں تو نمازِ غادت کے طور پر پڑھتا ہوں  
اُب اس میں کون سا جزو ہے جس سا  
کہ کوئی عظیم اور حق پسند انکار

صاحب آتے ہیں، وہ رکوئے میں  
رہتے ہیں، نمیرے حاجب ڈنڈوت  
کا حصکم ہوا تو اس وقت دینے  
کے لئے اپنے بھائی کو تھوڑے  
کھٹکا دیا۔

کرے یہ اور دیر تک سر جھکائے رہتے ہیں، مجھے ان کے اس فعل سے گرانی موتی سے، رس فعال ہے ۔

نماز کے ہیں، جب سب الگ  
الگ غیر اللہ کے لئے ان کے  
میں ہمارے خاندان کے تھی ایک  
بزرگ بخشنده اکیدان مسلم فاتح

نر کے مچھلی کا نام نہیں  
زندگی بجا رہتے تو پھر مجھوںی طور  
پر اللہ کے لئے کیوں جائز نہیں؟  
کی وجہ سے جاں بلب ہو کے اور  
نقابت سے بہوش ہو گئے، داکٹر  
ساقی، نزکِ آنکھ کو تار کا، انہوں  
بنے اپنے اک ساتھ، کوتار کا، انہوں  
کو حاصل ہونے کا حق نہیں، میں  
بندے اور خدا کے درمیان کسی  
ایوں میں کا ۱۰۰٪ میدا فربان لے  
ائٹھے ہیں اور منی اور ذر و صول کر لیتے  
ہیں، میں حال نماز کا ہے کہ کیسی دلی

ایسا نو اس کے ہمارے ان دو بزرگ ہڈر  
بندگی ان ان کی فطرت میں ہے  
اور یہی یہداش کا مقصود ہے

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ  
ا لَلْعَبْدَ وَنَ - "رَانَون

اد رجھات کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے  
کہ وہ خاتمی کی بندگی اور حیادت کریں)  
دیگوں کو صحیح چنگ راستا لارکنا ہمی

بُرداری کے پڑھ کاں رہیں  
عِدَت ادر تو جیدھے، ان سب  
انگال کو اشکر کئے مخصوص کرنا  
جائی ہے، مناظرہ میں ان باتوں  
کا لحاظ نہیں ہوتا، اس لئے ان سے  
جی تو صحیح کہتے ہیں لیکن ایک صیحت  
یہ ہے کہ ہزاروں لاکھوں آدمی

بس یہی اسلام کی تعلیم ہے ”  
فرمایا — ” معاون کو مرین  
کا قت تکہ راننا کے نام شہزاد

کہ اپنی قوت کا، یہی مطلب ہو گی  
کہ اس کا انتیکر نتیجہ ہے، ایسا ہی کہ جس سے  
کوئی کامیابی ممکن نہ ہے۔

کونسروں کے پاس بھیجا جائے اور کہا جائے ہے۔ تاذہا

یا تو غریب بات نہیں۔ مجھ اس وقت  
وہ طبقت اپنی میں رکھتا ہے۔ لپٹ  
اور لپٹ خانق کو دیکھاں کسی کو داد دے،  
اوٹ کو رد داشت اگر کسے تھی نہیں،  
کسی دیوانی داسٹ کا فکل نہیں۔ خود  
کے سیدان میں جنون کا یہ فلڈ مولڈ گھٹے ہے  
اوٹ دیکھنی فلٹی ہے۔ منطق منطق، عام  
کا جاریں جانا اور جباں کا عالم بن جانا  
اعجوجسم اور مجزہ میں انتہا ہے۔

دوسروں کے تماقات کیا ہیں  
یعنی پہنچ کھلان، ہمارے تماقات تو محکم

بلکہ ماحسنے ملے جاتا ہے، اس  
احساس نے غیانتی کی گفتگو کو ہی بدلت  
لخت کی ماہ ہے، رات کا وقت ہے،  
دیا ہے، بیک بیک الہم بیک...  
ان الحمد لله العظیم واللہ لکم... لیک  
کہرا ہے، طیارہ کے در بخوبی سے بخوبی  
سارا شہر جان کی آمد سے خوشی سے طیارہ  
رث عاشر ہے، مناک آنکھیں بیل اٹک  
امحاب ہے اور صدائے ابراہیم بیک  
کی منتظر ہیں۔ آپ ہمارے ساتھ حدوہ حدم  
میں داخل ہوئے ہیں یعنی جوہر کے  
اوٹ دلخیلی فلٹی ہے۔ منطق منطق، عام  
کا طفتر ہل ہے ہیں، اس دفت پاٹے  
سادھکاں قافلہ سماز کے قدموں کے بخوبی  
قاویں والوں کی عججیات ہے، صرف  
اشکابہ آنکھیں ماحول میں منتظر بیداری  
ہیں بلکہ بھروسوں کو بھی بھر جوہر ہے ہیں، جوں  
کی طفت ہل ہے ہیں، اس دفت پاٹے  
جس ماحکاے قافلہ سماز کے قدموں کے بخوبی  
ہوتے جاتے ہیں، فرنگی اپنی تینی پر زندگی  
و زندگی ہیں قافلہ سماز نایا لاد، وہ بھما  
تندباد کی رست لگا رہا ہے۔

جوہر کے اوپر ہے، موزن طیارہ سے بخوبی  
دیکھنے والا شہر نیویارک لگنیں قتوں کے  
خطوط میں تخلیل ہو گیا، اب خیط طیارہ کی بخوبی  
اوٹ قیاوس میں ڈوبتے جاتے ہیں۔ اب  
آپ سطح زمین سے ۳۶ ہزار فٹ کی بلندی  
پر ہیں جیسے جوہر دیاں فیاوس ۶۵۰۰ میٹر  
کہتے والوں کے لئے اپنا دامن دلتے  
ہوتے ہے۔

یہ جدیدہ ایرپورٹ ہے، بخوبی  
منٹ پر دنیا کے مختلف علاقوں سے طیارہ  
ٹرکیاں ہیں قافلہ سماز نایا لاد، وہ بھما  
شاق حدم کو بیک پر جوہر ہے ہیں کہ تم  
تندباد کی رست لگا رہا ہے۔

ہم سب لندن ہل ہے ہیں عینیوار  
پہنچ گئے، آج دی اگھوں کی سافن  
سے لندن کوئی، پیاہ گھنٹوں کی سافن  
ہے کی اپ ہمارے ساتھ کہ جلیں گے۔  
دری مکہ جس کی نایاں ہے دامن میں کفار  
طیارہ کے اندر شیل یوڑن (۲۰۰۰) کے درجنوں  
قریض کی داستائیں چھپائے ہوتے ہے،  
ست لگی ہوتے ہیں، کھانے کے بعد اعلان  
تم خواست تباخ اس وقت ایک ایک  
پوچکا ہے کہ دشمنیں دکھائی جائیں کہ لندن  
تم خواست تباخ اس وقت ایک ایک  
کر کے لفڑوں کے سامنے پھر رہے ہیں۔  
ایک ملے سے دوسرے ملے میں آگے یا ابھی  
آج پاچ نی اخیسے، ذماظر  
ایک ملے سے دوسرے ملے میں آگے یا ابھی  
بھی خوشی اور قام ہے کیسی خیبر دیگی  
و خود سر اور میشی، خدا سے طرف استھاد  
کیسی جادو مجھت میں تبدیل ہو گئی ہے  
کیسی اعزاز بندگی میں، کہیں پر تشویشی  
جھک کر زندگی کے بوئے رہے ہے،  
کہیں خوشی اور قام ہے کیسی خیبر دیگی  
رہا ہے۔

امریکی اپنے ہیں پر بھی  
رث ہے کیسی گھر پہنچ کر جوہر کے خوبی  
لباس اتر جکا ہے، برادران اسلام  
شیپ ریکاڈ پر تلاوت مسٹر آن کرم کے شیپ  
ہے اور اسیں کوئی ٹھیک نہیں پہنچی  
چلا ہے ہیں، ایک لٹکٹی دی ہے دوسری  
طبخ قرآن کی خوشی اعلان قرات۔

میض شب بھر ادیلوں کو ایک لمحہ توڑیا،  
یہی ایسیں یقانوں فاطلہ اسیں ہے، اسی د  
میں ڈوبتی جا رہی ہے ایک لٹکٹی سیدہ جو  
غامتی، صلح و صدح کی خسم القبور ہے،  
منوار پورا ہے دوسری طبخ سیاہی شب  
ہر دلک ملک امان ہے۔ امان امان۔  
ذوب رہا ہے۔ صبح کی ادا ان دیکاری ہے  
قدم بڑھائی، ہنسنہ کا قدم کاپن ہے  
وہ کھڑا رہا ہے اس جہش ورزش کی کام  
ایک اپنی لشکروں پر سیت بلت باز میں  
کارروان امریکہ سیا اشتر کے تیز پر جوہر کا  
گفتار درخانہ بستے درخواست میں سب  
یہیں۔ ایک بھوئی سی مریع عمارت ہے  
منظہ فریگوں کے معہم کوں کرنے کے  
اول بیت و خصیا اس بیت۔ ایسی  
ایک بھوئی کارنگ دیکھی سیا طیارہ  
کو اپنی بیس سکے! چہ دن کا رنگ ہی  
لہا اسکے سامنے سریز از کم کے ہوئے  
پرانا جارہا ہے آغاز حمولے سے نامد جاری  
ہیں۔ اساؤں کا ایک بھوئی، اس سلسلہ  
گلینہ بارک کے ذرا بھلائیں گذا  
بجھ تاب ہر جہاں کہ ہر جا بھلائیں گذا  
اس جاہب دے جو اپنی کے دو سان  
جو کچھ ہر بارہے اس سا جوں کی  
عکاسی کا بارگاں توک قلم احتل  
سے قاصر ہے۔

و بقیرہ نہ ہے۔

بلکہ ماحسنے ملے جاتا ہے، اس  
احساس نے غیانتی کی گفتگو کو ہی بدلت  
و بچ پکی ہیں، شہر جو جاج کو خوش تھی  
کہرا ہے، طیارہ کے در بخوبی سے بخوبی  
سارا شہر جان کی آمد سے خوشی سے طیارہ  
رث عاشر ہے، مناک آنکھیں بیل اٹک  
امحاب ہے اور صدائے ابراہیم بیک  
کی منتظر ہیں۔ آپ ہمارے ساتھ حدوہ حدم  
میں داخل ہوئے ہیں یعنی جوہر کے  
اوٹ دیکھنی فلٹی ہے۔ منطق منطق، عام  
کا جاریں جانا اور جباں کا عالم بن جانا  
اعجوجسم اور مجزہ میں انتہا ہے۔

# گیوئے ٹا بدار کو اور بھی ٹا بدار کر ہوش دخ دشکار کر فلپ و لظہ شکار کر

"خزم حبیب کی حق تذوقی اس سال امریکہ سے ایک جماعت یکدیج کرنے گئے تھے، تھے سے بخیر و خوبی پھر کمر جو  
دیس پر نہیں، انہوں نے سفرج کے تائزات قلم بند کر کے اسال نہ رہا ہے، جو صدر ایک سفر نامہ نہیں بلکہ ایک مستقل دعویٰ مخفی  
اسیک تاریخی کے لئے ہر اعتبار سے ایک حقہ نابت ہو گا" — "اداہ"

تھکھیں کے لئے کافی ہے۔ میانہ قد  
ہے، زنگ صاف ہے لیکن مذہبی مناسک پر  
ماری و نیا کے کمزوریاں کے روایات  
پاکستانی میں اگر شریک ہو جائیں تو یہ  
دنیا کے کہا سفر کر ہے ہیں، آج بایع  
عمر ۷۰ کی عمارتیاں ہیں، اس پوری جماعت کا ایک ایسا  
ساقہ دھٹلیں شستی میں ہیں، اب آپ  
یکریں اپنی پیشائیوں پر ترپ رہی ہیں،  
شام اسی لئے کہ رو حمایت میں اب بھی  
ٹھٹھا عیر جھنی ہیں، آنکھیں خاصی کشادہ  
اوڑ بڑی ہیں، آپ شہر کی پر پی را ہیں  
بناتے ہوئے ہے، ایک نیکی کی طرف  
دھن اور دولت کے دل میں لٹ پت  
متاثر وقار بھی،  
ایک بیویت رہا اپنی بیوی پر بخی پسکے  
سوم یا ہے، یہ نیویارک کا سب سے بڑا بین الاقوامی  
شوق صدای ابریوی تھا اسی صادہ  
ریل بیویت ہے، سافرین کی چہہ ہیں،  
سواء بین الاقوامی الاعدادی اللہ... پر  
چکھیں، دیکھیں، نیس آدمیوں پر مستقل  
حج کا قافلہ جسیں ۲۵ طلباء ہیں  
کچھ ہرستے والہانہ حارفلی کے ساتھ ادا کی  
شوون کی طرف خوراک ہے، شام کے پہنچ کے  
نیا نیا سارے سماتھ کھڑا ہے!  
اب آپ ہمارے ساتھ قفاری میں  
چکھیں اپنے اسیں کوئی ٹھیک نہیں پہنچ  
لیکے ایک ایم بیک لاشریک لکھیک  
پیٹھے ہرستے والہانہ حارفلی کے ساتھ ادا کی  
شوون کی طرف خوراک ہے، یہ احوالی صادہ  
کوئی بیویت یا بیویت میں پہنچ کے  
سواء بین الاقوامی الاعدادی اللہ... پر  
چکھیں، دیکھیں، نیس آدمیوں پر مستقل  
حج کا قافلہ جسیں ۲۵ طلباء ہیں  
کچھ ہرستے والہانہ حارفلی کے ساتھ ادا کی  
شوون کی طرف خوراک ہے، اسی دن  
بیویت ہے، شام کے پہنچ کے  
چکھیں ایک دیویں کی تاریخ کوٹ  
اہنگ داد پھریتے ہے لیکن اس وقت جو تنخا  
اس وقت ناقابل شکر طلاق کی مالکی  
وقار و اس تاد کیسا تھی بیک لہم بیک لا  
پہل بڑی ہے، زائرین حرم آپ کے ساتے  
حصن صون کھڑے لپٹے سامان افسران کے  
کوئی بیویت ہے اپنی اپنی ملکیتی میں  
حوالہ کر کے اپنی اپنی ملکیتی میں حاصل کر رہے ہیں،  
کوئی بیویت ہے اسی سے ہیں ذوقی ہے، خدا کے  
لیے بھی، سلم ہیں اور اسلام بھی،  
سبھوں کا انفرادی تھاروت تو مشکل ہے،  
آپ کے ساتے ہے، یہ لوگ دلایات تقدیر  
کے عنان مخون سے سوت سوت کر بھیان جیج  
ہو سائیں، ایک کنڈا کے طلباء ہیں  
جو حسین مشریقی کی زیارت کا جلنا ہوا  
امانی اسینوں میں چھپائے والہانہ بھیاں  
بیویت ہے، اس قاظر میں کھڑے ہیں اور  
کوئی بیویت ہے، سلم بھی اور اسلام بھی،  
سماں کا سوت سوت کر بھیان جیج  
آپ کے کافر اسی کے ساتھ ادا کی  
ساتھ آٹھ (۸۰) بک گئے، طیارہ کی  
شپن فاش فان حرم کو پہنچاگیں جملے  
شہر تو کیا سارا امریکہ اپنی اکھیوں پھٹی ہوئی  
ہیں کان کھڑے ہیں اور سانس کی حکمت ہمول  
کے باوجود شکر بیسیں شے سکتا۔ یہ اس  
لیے جو دنستہ تیز تر ہو جا رہی ہے، اس  
سو اساری طاقتیں اسکے سامنے پیچ ہیں،  
پیٹت کذانی کی تفسیر و تعبیر سے قاصر نظر  
آئیں ہیں، صفت ایک ایکیں بھی ہوئی  
ہیں کان کھڑے ہیں اور سانس کی حکمت ہمول  
کے خلاف ہے۔

طیارہ اب مائل ہے داڑھے۔  
امتنے اپنے بخوبی سے تمام رعب اور اور اور  
لیکے کو کان ار پھیک دیا تھا اور صدر  
خون کو کان کو کوکول میں جگہ دی تھی،  
میں ذائقی تھیں سریس اور سیاست،  
باقی عاقی کر دیا ہے گرد بھر کے ساتھ ایک  
لکھنؤ کی تھیں اسی کے ساتھ ایک

# دودن

(بادہ ہن سل)

عاصمہ سینے خان

غنج کی چک بزرگ کی بیک سب چاندنیاں ہیں دودن کی  
پھولوں کی بیک بیک سب چاندنیاں ہیں دودن کی  
ڈھولوں کی تھک طبلوں کی ٹک سب چاندنیاں ہیں دودن کی  
اگوں کی ادا سازوں کی صد اس بجتے جی کے جھکے ہیں  
یعنی کی ڈھلائی توں کی بیک سب چاندنیاں ہیں دودن کی  
ساق کی طب بادہ کے نئے سب اچھے بھلوں کیں یہ زے  
کوئی کی صد اشام کی چک طبی کا سخن میتا کی پہن ہے  
ماروں کی تھک سوروں کی متک سب چاندنیاں ہیں دودن کی  
ناروں کی لٹک چاندوں کی چک سب چاندنیاں ہیں دودن کی  
را توں کا سما پھیل کی مضا اچیل فرتار نیم و صبا  
کم خواب کا زرد دیبا کی بھڑک سب چاندنیاں ہیں دودن کی  
اطس کی چک غسل کی دکشال اور دوشالوں کی رونق  
افٹ کا چلن رفتہ کی عجیشادی کی خوشی اندوہ کا عنصیر  
عاشق کی بھڑک دبر کانک سب چاندنیاں ہیں دودن کی

عورت کی محبت سے روزہ لڑکوں کے تماشے دور روزہ  
یہ بہی خالی ولکی بیک سب چاندنیاں ہیں دودن کی

۹۶۳	۵۷۳۰۲۲۵	۲۸۰۰۰	۱۰۲۳۲	۱۰۰۱۸	۱۹۳۰
۲۱۷	۱۱۵۵۰۲۹۲	۲۰۰۰۰	۹۱۰۲۰	۴۱۱	۱۹۳۴
۱۱۹۰	۹۸۲۵۳۳۱	۱۰۰۰۰	۷۰۸۲۱	۷۰۵۵۸	۱۹۰۰
۱۰۸۳۵	۱۰۵۴۰۹۶۳	۱۳۱۰۰	۵۰۸۶۸	۳۰۳۶	۱۹۰۰
۲۰۵۱۰	۱۰۰۳۸۵۳۱۸	۱۴۰۰۰	۵۰۱۹۸	۴۰۳۲۲	۱۹۴۰
۲۰۹۵۵	۱۰۰۵۱۰۸۷۳	۱۴۰۰۰	۳۰۳۹۱	۴۰۳۸۶	۱۹۴۱
۳۱۲۹۳	۱۰۰۵۲۰۵۳۱	۱۵۷۰۰	۳۰۹۲۴	۴۰۸۵۶	۱۹۴۲

تفصیلات (۱۳۔ ۲۰ سال کے عکس) نوجوانوں کی گرفتاریاں

سال	کل تعداد	متسل	رہنی	زنابجمہ	تعدد	چوری
۱۹۳۵	۳۴۰۵۵۰	۳۱۱	۱۵۳	۲۱۱	۱۹	۲۹۰۵۷۰
۱۹۳۹	۳۶۰۷۳	۲۱۷	۲۱۰	۱۲۳	۳۸۰۳۶۷	۳۱۰۳۰۹
۱۹۴۰	۳۶۰۹۱	۲۲۰	۳۷۵	۱۳۶	۵۲۰۰۳۸	۳۵۰۹۹۳
۱۹۴۲	۲۵۸۷۳	۲۵۸	۲۰۹۰۳	۲۲۹	۱۱۱۶۴۹۰	۸۷۰۸۲۳
۱۹۴۴	۱۰۵۰۸	۱۰۵۰۸	۲۰۸۲۳	۳۴۲	۱۲۸۶۸۰۹	۸۵۰۳۲۹۰
۱۹۴۵	۱۰۰۴۰۰	۲۰۰۴۸	۱۰۹۴۹	۳۳۲	۹۴۰۴۰۴	۵۸۰۳۵۸
۱۹۴۶	۱۰۰۰۹۶	۳۰۰۰۹۶	۲۰۴۸۴	۲۲۲	۱۰۷۶۸۹۹	۴۸۰۲۶۹
۱۹۴۷	۳۰۱۸۱	۱۰۹۰۹	۳۰۴۶	۳۰۴	۱۹۰۰۳۶۲	۹۰۰۲۱۹

# جیلان

## ایک اعلیٰ فہرست

ذیل میں جیلان میں شادی، طلاق اور جنمی جسمانی کی تفصیلات دی جا رہی ہیں جو ۱۹۳۶ء میں کی جاتی تھیں اور اعداد شمار والی کتاب سے ملے گئیں۔ (۱۹۴۰ء)

۱۹۴۰ء میں ازدواجی حیثیت میں کے لحاظ سے

عورت	مرد
غیر شادی شدہ	غیر شادی شدہ
مجموعی تعداد	شادی شدہ
۵۰۳۰۵	۱۹۳۰۲
۵۰۰۷۹	۱۹۳۰۰
۴۱	۳۰۵۰۴
۲۲	۱۳۰۸
۸۲	۱۳۰۳
۱۷۲	۳۰۲۳
۲۸۲	۲۰۱۲
۳۲۰	۲۰۲۳۷
۵۲۷	۱۰۹۸۶
۵۲۵	۱۰۵۷۹
۲۱۴۳	۸۲۱
	۲۱
	۴۰

تفصیلات بخل طلاق از ۱۹۳۶ء تا ۱۹۴۰ء

سنه	شادی	طلاق
۱۹۳۴	۵۲۳۰۵۱۸	۳۵۰۳۹۹
۱۹۳۰	۴۰۰۱۸۳	۳۷۰۸۰۳
۱۹۲۶	۹۳۳۰۱۷۰	۷۹۰۵۵۱
۱۹۲۱	۴۷۱۰۹۰۵	۸۲۰۳۳۱
۱۹۱۷	۴۹۶۰۸۰۹	۷۴۰۷۵۹
۱۹۱۳	۸۳۶۰۱۳۵	۷۲۰۳۵۵
۱۹۰۹	۹۰۴۳۰۱۰۷	۷۲۰۰۲۲
۱۹۰۳	۱۰۲۶۴	۱۹۴۳

تفصیلات جنمی جسمانی از ۱۹۳۳ء تا ۱۹۴۳ء

سنه	زنابجمہ	رہنی	تعدد	بچپنی
۱۹۳۴	۲۰۱۲۴	۴۱۰۶۷	۶۲۳۰۹۸۴	۱۰۲۵۶
۱۹۳۰	۱۰۱۲۷	۳۵۰۰۰	۵۵۳۰۲۳۷	۸۱۵



# دارالعلوم مذوق احلا

ماضی کی پکارہ۔

خدا کے بندوں میں کوچ خواب دیکھا تھا  
دوسری فلک میں جاکر کے شادا کام جا  
گئی جاتے رکھے بھی اتنا کام جا  
قدم قدم پر میں تایخ کے ثبوت بھی  
کاشتکی بھی جس سے ہبڑا کام جا  
یقینی طاقت پیش کی کم دیل نہیں  
کرجیہاں سے اشاعت کا کام جا

حل کہہ رہا ہے۔  
بہار دیدہ تھیں میں بہار پیدا ہو  
بہر کردہ ہے کوئی باد قار پیدا ہو  
بہت دلوں کی کوئی ترس نہیں بھیں  
ٹکر کھلے بیس بھرے بھول اور ہیں  
بھی اونگ میں کوچ بھی کی ہنسیں آئی  
جلگ کے خون کا کوئی جلوہ اپیدا ہو  
جن کی خاک کو سر اب کرنے کی خاطر  
الٹھوک پھر جعلہ زار پیدا ہو  
اسٹھو تباری ضرورت ابھی ہے دنیا کو  
ہندر اسستہ سکتی ہے کائنات تمام  
الٹھوک بھیکے ننانے کر دیں یعنی  
صدائے مستقبل:-

آبادی دیساں پڑتا ہے بہر کو گفتاں پڑتے  
پھر باع پڑھ پڑھ کو گفتاں کوئی صفت انسانوں کا  
اس خاک کے اک فک کو اک خلقیں چھاہے  
پڑھت کی اس دینا کو خوشیدہ دیساں چھے  
یہ نیا جس پڑھتے بدل متلاطے بھرے ہیں  
دیساں کو پھرے کھلتا ہر رکس کو چھوٹاں پڑتے  
تاریخیں ہیں بھرے اکیم خدا جن جو ہجتے  
اس خاک کے لئے دلوں کو کھو جو ہجتے  
اس خاک کے لئے دلوں کو کھو جو ہجتے  
اس خاک کے لئے دلوں کو کھو جو ہجتے  
اس خاک کے لئے دلوں کو کھو جو ہجتے  
اس خاک کے لئے دلوں کو کھو جو ہجتے  
اس خاک کے لئے دلوں کو کھو جو ہجتے  
دعائے دل:-

کتر سیدم سے تالکیاں پر پیدا  
یعنی حرم میلاب پھرے جان پر پیدا  
یعنی شہر تو پھر جو ترستا ہوں  
اڑھے جو کہ زمیں آسمان دیل جائی  
پھر کے رکھدے جو سرگھص خداون کا  
جو اس جسی سے کوئی باعبان پڑھا  
خزاں دیل لئے اور پھر بہار آجائے  
چاں ترستا ہے اکارد کھنے کے لئے  
کہ دور زمیں کا پھرے اشناہ پر پیدا  
خدا کرے کرنا کو کوئی رازداری پر پیدا  
خند اکرے کہ عطا تھا کو یو قلم پھرے  
خدا کرے کہ کوئی باز بان پیدا ہو۔

## طلبہ کا صفحہ

### عزَّازِمُ گرجوان کر لپیں

سید شرافت علی

صدائے وقت یہ ہرگز نہیں آہ وغناہ کر لیں

مقدار میں اہ سب کچھ ہے عزَّازِمُ گرجوان کر لیں

صداقت درحقیقت ایک عنوان ہے محبت کا

یہی عنوان ایسا ہے کہ زیب داستان کر لیں

کسی کے سامنے حاجت نہیں ہے جیسے سائی کی

یہی منظور ہے تیرے دتم کو آستاناں کر لیں

ہم تو خستہ ایک بدولت خاک اپر

ہم اپنے عشق سے اس خاک کو پھر کھشا کر لیں

نظر کو اپنی طاقت یہ یقین عشق حاصل ہے

خزان گھستاں کو ہم بہار بے خزان کر لیں

یہ یعنی خدا ہے اپنے بندوں کو ازالہ ہی سے

نگاہوں کو جلا بخشیں دلوں کو غصناہ کر لیں

یہ ناکامی، پیشہ مانی، غنوں پر آہ و نداری کیا؟

یہ الحمد میں مست جائے جو پیدا لمبیں جا کر لیں

ہمیں کوچ غیسر ملکن اس زمیں پست میں ہدم

کہ پیدا اپنے جذبہ سے اسی میں آسمان کر لیں

نگاہ لطف ہو جائے شرامت مری جانگ

عمر کھا ہے کہ وہ مجھ کو گدائے آسمان کر لیں

لبن سائب زمیں پر اندازے کرائے  
چوڑا دیتے ہیں اور جن بینے بھی ہیں۔ اداہ پائیں  
ایک وقت میں سو سے زیادہ انڈے دیتے ہے  
پھر اس کو گرتی پہنچانے کے لئے اس کے چاروں  
طرف اپنے جسم کو پیٹ لیتا ہے۔ تجھ کیا  
تو یہ ہے کہ انڈا بینے کے وقت اس کے بد نہیں  
حرارت بھی پڑھ جاتی ہے گویا کہ اس کے احساس  
ہوتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے؟

پائیں اور پاؤ دو نوں ایک دوسرے سے

بہت مشاپ ہوتے ہیں لیکن اس کے پر عکس مادہ

بوا نڈوں کو اپنے پیٹ میں ہی لئے رہتی ہے۔

اس پوری دم میں پچھے اس طرح پر درش پائیدا ہتا

ہے جس طرح ہے جانے والے انڈوں میں اجب

دست پوری ہو جاتی ہے تو پچھا ساپ کے پیٹ

سائب کی ایک زبان ہوتی ہے جس میں

کسی شاخیں نکلی ہوتی ہیں۔ جب سائب کبھی غصہ

میں سبر کتا ہے یا کسی پیزی کو مٹوتا ہے تو اپنی زبان

وہ گھوڑے کے شاپ ہے حالانکہ سائب اپنی تیز

زداری کے باوجود سات سیکھ میری گھنٹے سے

زیادہ نہیں چل سکتا۔ یعنی تقریباً دو میری گھنٹے

اسی طرح سے وہ اور خاص طور سے شکاری سائب

کی بیانی بیان کرنے میں بھی بہت زیادہ

بیانیں کے اخنوں نے ایک بیس میری گھنٹے کا سائب کیا

ہے۔ حالانکہ سب سے بڑا سائب جواب تک دیتے

پڑکا ہے وہ ۹ میری گھنٹے ہے۔ ان جھوٹے اور طبع

بائیک دعوؤں کو آزادی کے لئے نوبیار کے

ایک جنت ایک جوان نے اس شخص کیلے جو ۵۵

میری کا ایک سائب لے آئے پا چھترارڈار کے

محاذی قدر قائم کا علاوہ کیا لیکن اب تک اتنی

لبائی کا کوئی سائب نہیں دیافت موسکا ہے۔

سائب کبھی آہستہ آہستہ اپنے خط مستقیم کی

کی طرف چلتا ہے لیکن درحقیقت وہ بالکل میطھا

نہیں ہوتا۔ ایک مرتبہ ایک کھودی نکلی میں

ایک سائب کو ڈالا گیا۔ اس کا قطر سائب کے

جم سے کچھ ہری زیادہ تھا لیکن سائب اسی نہیں

بیٹک سکا۔ اس لے کر رینگنے کے دو دن اس کا

## دیکھ کر چکر و عویشی گھلوٹ

وگ سائب کی تیز رنگی میں بہت زیادہ  
سائب سے کام لیتے ہیں اک اپنی بر قریب اسکی زداری میں  
دھوکہ کر دیتے ہیں اسکی پیزی کو مٹوتا ہے تو اپنی زبان  
کو سبر کرتے ہیں۔ بلاہر اپنے جس کا سارا کام  
وہ زیادہ نہیں چل سکتا۔ یعنی تقریباً دو میری گھنٹے  
کی طرح سے وہ اور خاص طور سے شکاری سائب  
کی بیانی بیان کرنے میں بھی بہت زیادہ  
بیانیں کے اخنوں نے ایک بیس میری گھنٹے کا سائب  
ہے۔ جلد خواب اور اچھے انڈوں میں ایک اپنی زبان  
دانت بھی ہوتے ہیں اور اچھے پکڑنے کی ده  
تام صلاحتیں ہوتی ہیں جس کا پستہ کے پیدا ہوا ہے۔  
زبان سے چلاتا ہے۔  
سائب کی آنکھوں میں پلکیں نہیں ہوتی ہیں  
اور نہ کھبی بند ہوتی ہیں۔ البتا ان کے اوپر  
اک شفاف باریک پر دھڑا ہوتا ہے جو آنکھ  
کی خلافت کرتا ہے اور اپنے آنکھوں کے ذرا بیش  
سابت اپنے شکار پر وہ کرت تھا جس کی دلائل  
کی خلافت کرتا ہے اسی تھیں آنکھوں کے ذرا بیش  
سابت اپنے شکار پر وہ جاتا ہے اور بھاگ  
جس سے وہ بندھ پوکرہ جاتا ہے اور بھاگ  
نہیں سکتا۔ غائب نکلی ہیں ہے کہ سائب سنتا  
ہی ہے لیکن اس کے کام نہیں ہوتے اس  
مکان کو تو سطح زمین پر کھڑا ہونا ہے۔ یہ  
لے اگر وہ سنتا ہے تو آزادی کی حرکت سے سنتا  
ہے کچھ ہری زیادہ تھا لیکن سائب اسی کی  
زینت کے جزو میں سے آتی ہے۔  
سائب نکلی کی طرف پانی میں بھی پائے جاتے  
ہیں۔ دریائی ساپوں کی قسمیں پیاس سے زیادہ  
پہنچے شروع ہوئی چاہتے، رعنان شروع  
ہونے کے بعد اس کے دن کھانا اور اس کے  
روز دوں کا حساب لگاتا کہ اب استرنگ  
ہے۔ دریائی سائب عام طور سے زیر یتھے ہوتے  
ہیں بڑی ناقدری ہے ایسیں یہ مدد آہاد میں  
چاہ، دریائی ساپوں کے پیسپھرے جوڑے ہوتے  
ہیں جو اپنے کام از و مراہنہ کا ہے جس کی وجہ  
کے بعد سے حساب شروع کر دیتے تھے  
خود کھانے میں آسان ہوتا ہے۔

# کوائفِ دارالعلوم

مولانا عبدالسیح حبندی

دارالعلوم میں موسم گرامی تقطیلات چل رہی ہیں، جو کوئہ سکھ جائیگا، طلبہ کو چاہیے کہ تاریخ مقررہ پر دارالعلوم میں آجایتی تاکہ اساق ناموںہیں دارالعلوم کی شاخہ اسلامی تو یہ کی خروت عرصے محسوس کی جائیں۔ اور ان صحفات پر متعدد بار ان مشکلات کا انہمار کیا گیا جس سے نازیوں کو دو جاڑ مونا پرتا ہے، تو کاملاً عالم انسان سلسلہ میں کام کا آغاز ہونے ہمارا ہے، نقش تباری کریا گیا ہے، پیاس ہو چکی ہے، امروز فردا میں ایکہ زبدہ لان کی بنیاد کی کھلی خروع پر جائیگی، اصحابِ حیرت سے تعداد کی درخواست ہے۔

دارالعلوم کی عمارت کے مہارے سڑک کا جو سچہ کھنڈ بن دیا تھا محدث کے غائب سے یکہ مسجد تک سڑک پختہ اور ہمارہ ہو چکی ہے، اب مسجد سے دارالعلوم کو مونے کیلئے سڑک کا مزید کام جاری کا ہے، تو قوت ہے کہ تقطیلات ختم ہونے سے قبل ہی اس کا تکمیل ہو جائے گا۔

دوافق سیمانی کے مشرقی بازو میں مزید دو کمرہ نئی تعمیر کا کام شروع کیا گیا تھا جو کل ہو چکا ہے۔ اب مزید دو کمرہ کی بنیاد بھری جائی ہے۔ جلد یا بعد انشاء اللہ تعالیٰ بازو مکمل ہو جائیگا۔ اس کے بعد درائق سیمانی کے مغربی بازو میں کام لگ گا۔

دارالعلوم (ڈائینٹگ ہال) کی چھت اب تک ہمینہ ٹولیاں جا سکی اصحابِ نیزے درخواست ہے کہ دارالعلوم کی ان تعمیری مزدروں میں تعداد فرمائیں۔ مولوی عبد الرشید صاحب آجھل رائے بریلی، پرتابگزہ کے دورہ پر ہیں۔ مولوی داد جعل صاحب فتح گونڈہ اور فتح بیت کا دورہ کر رہے ہیں۔ مسٹر محمد انہر علی صاحب کا کوری، لیخ آباد، سندھ، آہمی اعظم پورہ ہردوئی کے دوڑہ پر گئے ہوئے ہیں، دہاں سے داسپی پر باندھ، بنا، اوری، جاون، کوچھ وغیرہ کا دورہ کر رہے ہیں۔

مولوی محمد باشم صاحب (سینئرینڈہ العلام) حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی (داناضر ندوہ العلام) کے سفر گجرات کی وجہ سے صورت پہنچنے پہنچ کی ہیں حضرت مولانا مذکولا کی صورت سے، اپسی کے بعد مولوی محمد باشم صاحب راجستان کا دورہ کر رہے اجابت مطلع اور باخبر ہیں۔

موجودہ گرانی نے دارالعلوم کے بہت پر خدمت ارزٹا ہے، دارالعلوم کا بمعنی مسلسل ہر رہا مزروعی ہے، اساتذہ اور اشان کی موجودہ یافت ان کی فزروں کی کفالت نہیں کرتی، مزروعیات زندگی گراس سے گراں تراوہ تا قابیں حصول ہوتی جا رہی ہیں جس طرح افراد ان حالات سے ممتاز ہیں ویسا مال اور وہ کا بھی سمجھنا چاہیے بلکہ اداروں کی مشکلات افراد سے کچھ سو اہوئی ہیں ان کے تشیعین کے سر ایک پوری تجربت کی و مرداریاں ہوتی ہیں، ان کے مسائل ہوتے ہیں ان کی مشکلات ہوتی ہیں جنکو عمل کرنے پر تباہ ہے اس کا صاحب تیرظیہ آجھا ہے تو اداروں کی یہ تجربتیں رفع ہو سکتی ہیں۔ اور کاموں میں اتفاقاً طاقت اور شرافت پرداز ہے تو قوت ہے کہ احباب اپنی قوئی دلی ازمه داریاں ہمیں کر سکتے ہیں اور دست تعداد دارالعلوم کا بچوں ہوں گے۔

کاس وقت آناب پانی بند ہو چاہا ہو  
پھر یہ فیضان کی حقیقت معلم ہو گی  
اس وقت اگر اس سے کوئی پانی لینے کیا تو

(ابن سینون بیک در ساعت)

ہکتے ہے کہ، دہ رواں، دہ دھاں، دہ

پر روان، یہ فیضان کی قدر تہ بھوپی

بعض دوگ کبھی کسی شے اور بزرگ کی

تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اخوبی فیض

کی نسبت سلب کریں، فلاں کو تباہ کر دیا

س کتا ہوں یہ تو کوئی بھی بات نہ ہوئی

وہ بیچارہ کلہ بڑھا خا، المذاہ کا نام یقیتا تھا

بس گرگے اور سوناطھ کھانے لگک، بڑی سکھ

سے مریدوں نے نکلا اور جان بھی،

ایک مرید نے ادب سے عون کیا کہ

حضرت فلام سرست پروردیا کے سعزب پر

سے گذر گئے اور باؤں بھی ترہ ہم اٹھا

چھٹے سے حون، بن گرگے اور ہوش نہ

رہا، فربا بیکاں حال ہیں رہتا!

شیخ نعمتی فراتے ہیں بھر

اور اس کا فیضان بتائے، نوئی کے گی

زمیا آدمی کی تعریف نہیں، بھماں

س علم و معاہدین آئے، جیسے اس کی

تعریف ہے کوئی نوئی کی تعریف کرے

اوہ اس کا فیضان بتائے، نوئی کے گی

یک پریساڈ اس گا کردہ فسرزند

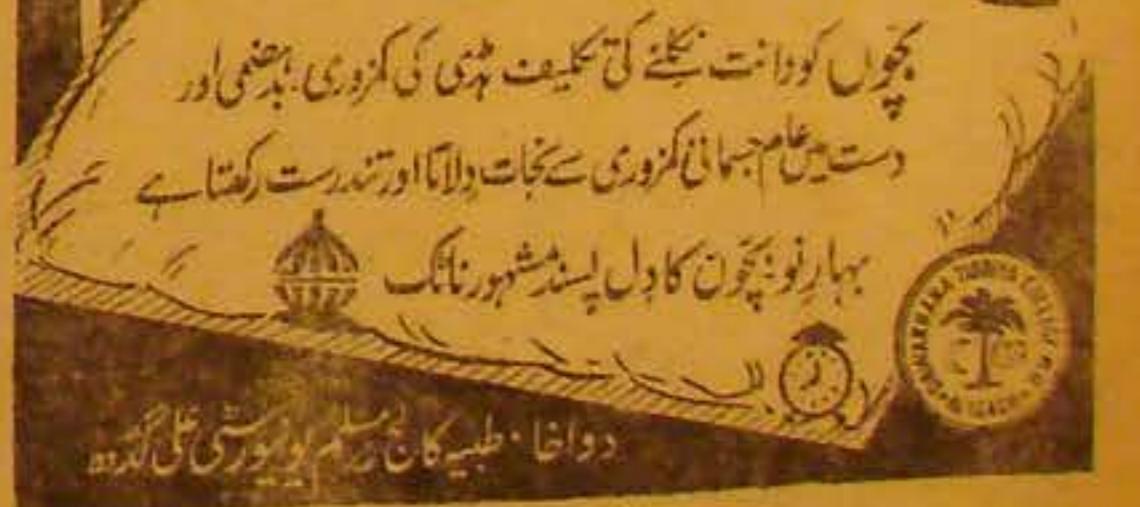
ز تصریح بوئے پیرا ہن شنیدی

بگفت احوالی مارق جا، ہست

ہکے پر پشت پائے خود نہ میتم

سردست از دو عالم بر فرش اندے

اگر در دش بر حاملے مسانوئے



مولانا اخنیس

۱۔ ایس، ایم، فلیلہ بند سن سلطان منذر ہمیں گنج کا پندرہ

۲۔ د جنہرل اسٹریس، ایمن آباد کھنستہ